حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے پہلے سمندری لشکر کے لیے جنت کی بشارت دی ہے۔ دیگر آحادیث سے ثابت ہے اس لشکر میں نہ صرف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے بلکہ آپ ہی اس لشکر کے امیر و سپہ سالار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہم میں مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے آپ کا کنفرم جنتی ہونا ثابت ہوا

www.KitaboSunnat.com

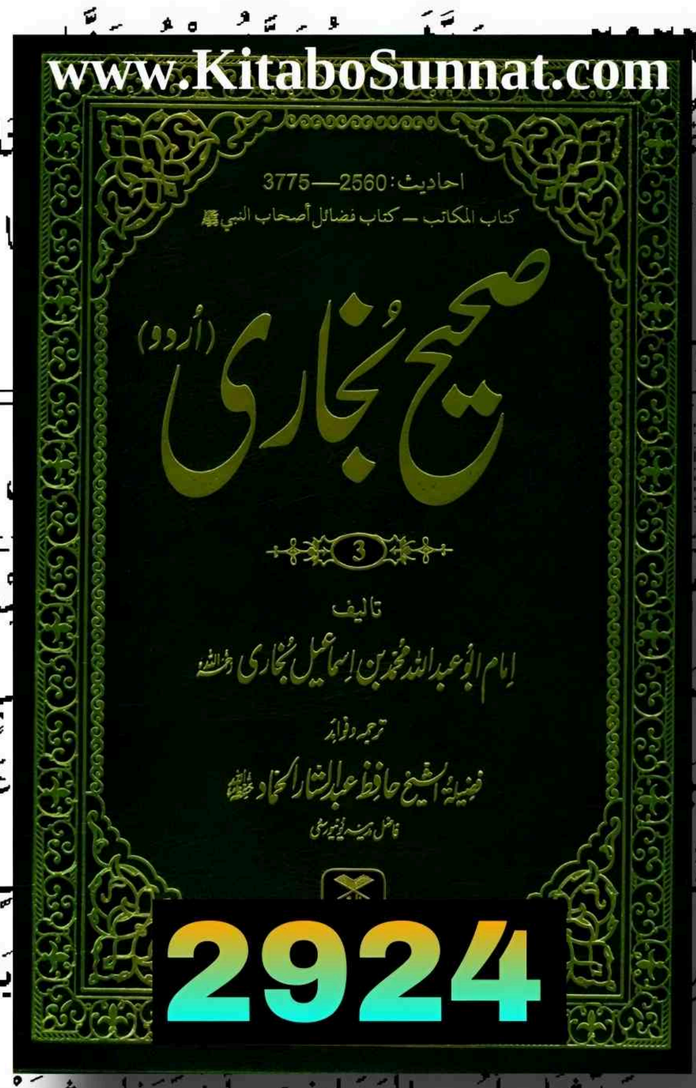

حَدَّثَنَا ... نَادَةَ عَنْ ... لِحِكَّةٍ

[2922] حضرت انس سے مزید روایت ہے کہ آپ ﷺ نے (عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما) دونوں کو خارش کی وجہ سے رخصت دی یا انھیں رخصت دی گئی۔

باب: 92- چھری کے متعلق روایات کا بیان

[2923] حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ اس دوران میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

ایک روایت میں امام زہری رحمہ اللہ سے یہ اضافہ ہے کہ آپ نے چھری کو پھینک دیا۔

باب: 93- روم سے جنگ کے متعلق روایات کا بیان

[2924] حضرت عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جبکہ ان کا قیام ساحل حمص پر ان کے اپنے ہی مکان میں تھا۔ اور (ان کی بیوی) حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے کہا: ہم سے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے، ان کے لیے جنت واجب ہے۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انھی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں سے ہو۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ: فَأَلْقَى السِّكِّينَ. [راجع: ٢٠٨]

(٩٣) بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

٢٩٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا»، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَّهُمْ»، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا». [راجع: ٢٧٨٩]

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

مسلمان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پہلی سمندری جنگ کے لیے روانہ ہوئے۔

(صحیح بخاری 2800/2799)

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

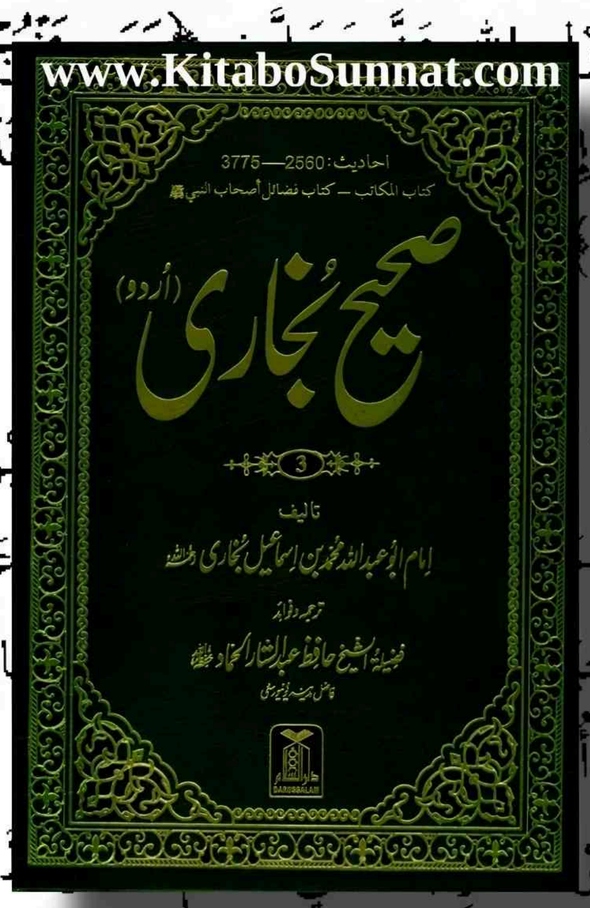

وَقَوْلِ اللهِ ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا ... فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ﴾

٢٧٩٩ قَالَ: ... بْنُ يُوسُفَ ... عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْ... مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُ... نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْ... يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِّتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آ جائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔“ وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ.

[2800,2799] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔“ چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

مسلمان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پہلی سمندری جنگ کے لیے روانہ ہوئے

(ابن ماجہ حدیث نمبر 2776 قال الشیخ الألباني: صحیح ، قال الشیخ زبیر علی زئي: متفق علیہ)

بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

١٠ : بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

٢٧٧٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَبْتَسِمُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْاَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ .

باب: بحری جنگ کی فضیلت

۲۷۷۶: حضرت ام حرام بنت ملحانؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسولؐ میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہونگے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرامؓ نے عرض کیا: اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپؐ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی پھر دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا اور ام حرامؓ نے پہلی بات دہرائی اور آپؐ نے سابقہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرمادے۔ فرمایا: تم پہلے لشکر میں ہوگی۔ انسؓ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ ڈالا حضرت ام حرامؓ کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرادیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

٢٧٧٧ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ [illegible] عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اُمِّ [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزْوَةٌ [illegible] فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يَسْدُرُ فِي [illegible] سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ .

۲۷۷۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے [illegible] یا کی ایک جنگ خشکی [illegible] ئی سفر میں جس کا س [illegible] راہِ خدا میں اپنے خو [illegible]

٢٧٧٨ : [illegible] ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا :

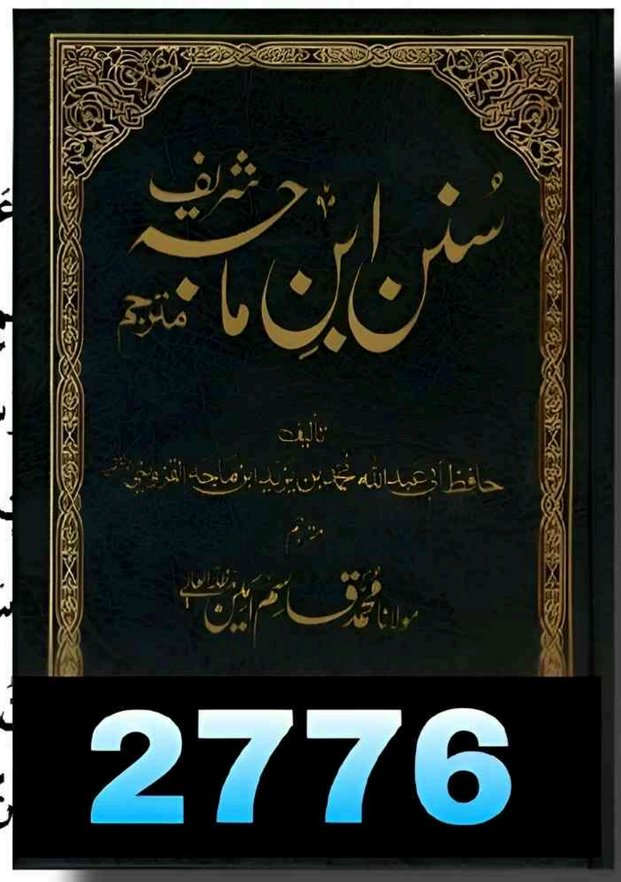

وَسندہٗ صحیح

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی کتنی عظیم فضیلت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں اپنی امت کے پہلے سمندری لشکر کو دیکھا، اور انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ اس خواب پر خوش ہوئے اور اس لشکر کے لیے جنت کی بشارت دی۔ اس پہلے سمندری لشکر کے امیر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تھے؛ یوں آپؓ کی قیادت میں جانے والے اس لشکر کو خود رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے جنت کی بشارت ملی۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دنیا ہی میں ملنے والی عظیم فضیلت اور بشارت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

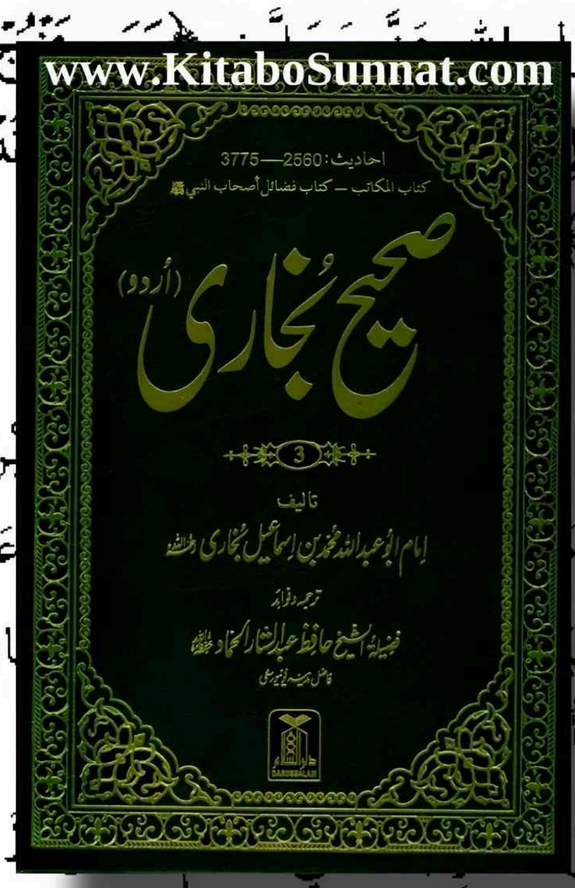

وَقَوْلِ اللهِ ... مِنْ بَيْتِهِ ... مُهَاجِرًا ... عَلَى اللهِ ... قَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آ جائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔'' وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ.

٢٧٩٩ ... بْنُ يُوسُفَ ... قَالَ: ... عَنْ مُحَمَّدِ ... ابْنِ يَحْ... مَالِكٍ، عَنْ ... خَالَتِهِ أُ... نَامَ النَّبِيُّ ... ﷺ يَوْ... يَتَبَسَّمُ،

[2800,2799] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کے

فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِّتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

یہ حدیث صحیح مسلم 4935 میں بھی موجود ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ نے خواب میں پہلے سمندری لشکر کو شان و شوکت کے ساتھ دیکھا اور اسے دیکھ کر مسکرائے، جو اس لشکر سے آپ ﷺ کی خوشی اور مسرت کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس لشکر کے سپہ سالار تھے، اس لیے آپؓ بھی اس عظیم بشارت میں شامل ہیں۔ اسی لشکر کی شان و شوکت دیکھ کر امِّ حرام رضی اللہ عنہا نے بھی عرض کیا کہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔

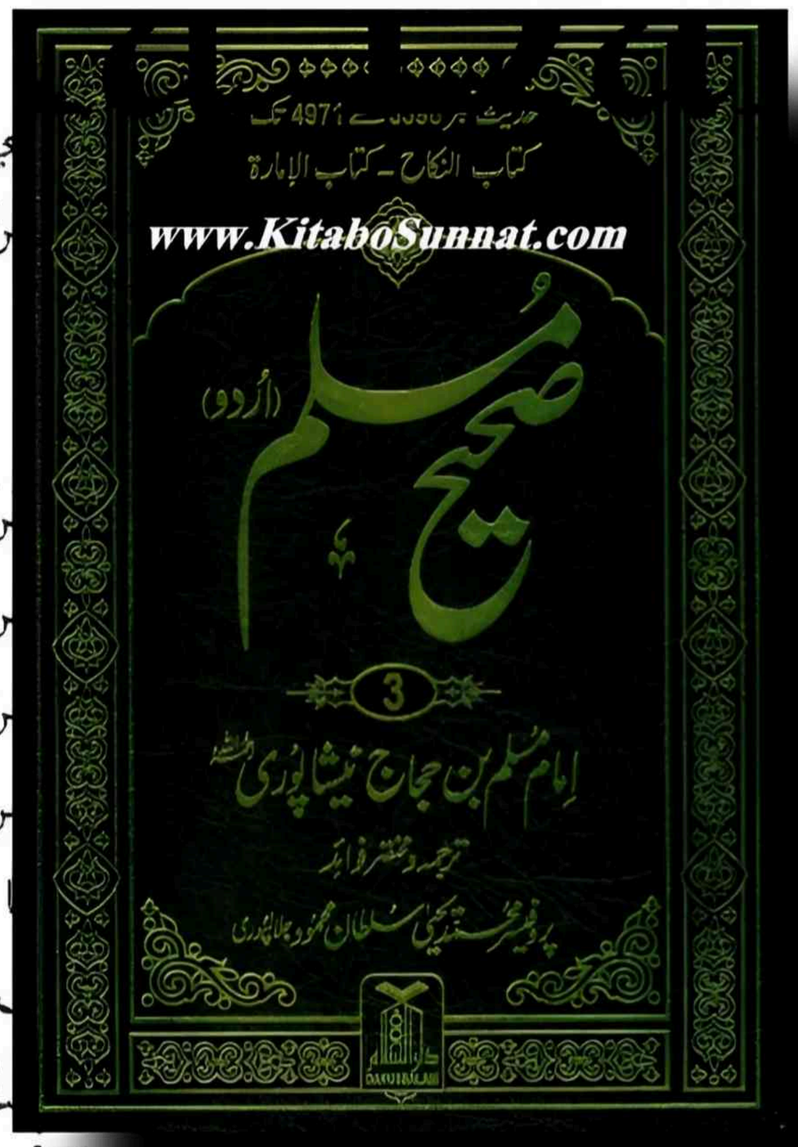

نے فرمایا: ''تم اولین لوگوں میں سے ہو۔''

پھر حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر میں (بحری بیڑے پر) سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہوگئیں۔ (اس طرح شہادت پائی۔)

[4935] حماد بن زید نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے میری امت کا ایک گروہ دکھایا گیا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں، جیسے بادشاہ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہوں۔'' میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں ہو۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ پھر سو گئے اور آپ دوبارہ جاگے تو بھی آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے (پھر) آپ سے سوال کیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اولین لوگوں میں سے ہو۔''

کہا: پھر اس کے بعد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، انھوں نے سمندر کے راستے جہاد کیا اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے گئے، جب وہ پہنچیں تو ان کے پاس ایک خچر لائی گئی، وہ اس پر سوار ہوئیں لیکن اس نے ان کو گرا دیا جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ (اور اس طرح انھوں نے شہادت پائی۔)

قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، بَعْدُ، فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ، فَرَكِبَتْهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ، كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ» فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «فَإِنَّكِ مِنْهُمْ» قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وفيه فضلٌ لمعاوية رحمه الله، إذ جُعل من غزا تحت رايته من الأولين، ورؤيا الأنبياء صلوات الله عليهم وحي.»

"اس حدیث میں حضرت معاویہؓ کی فضیلت ہے، کیونکہ ان کی قیادت میں جہاد کرنے والوں کو اولین میں شمار کیا گیا، اور انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔"

(التمهيد ،امام ابن عبد البرؒ، ج 1، ص 196)

١٩٦ ..... إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة

ورخص آخرون فى الإتيان بالمعانى، وقد أوضحنا هذا المعنى فى باب أفردناه له فى كتاب جامع العلم وفضله، وما ينبغى فى روايته وحمله، وسيأتى من هذا الباب ذكر، فى مواضع من هذا الكتاب، إن شاء الله.

وفيه أن الجهاد تحت راية كل إمام جائز ماضى إلى يوم القيامة، لأنه ﷺ، قد رأى الآخرين ملوكا على الأسرة، كما رأى الأولين، ولا نهاية للآخرين إلى يوم قيام الساعة، قال الله عز وجل: ﴿قُلْ إِنَّ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ﴾ [الواقعة ٤٩،٥٠]. وقال: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الآخِرِينَ﴾ [الواقعة ٣٩،٤٠]. وهذا على الأبد.

وفيه فضل لمعاوية رحمه الله إذ جعل من غزا تحت رايته من الأولين، ورؤيا الأنبياء صلوات الله عليهم وحى، الدليل على ذلك قول إبراهيم عليه السلام: ﴿إِنِّى أَرَى فِى الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى﴾. فأجابه ابنه: ﴿قَالَ يَاأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ﴾ [الصافات ١٠٢]. وهذا بين واضح.

وقالت عائشة: «أول ما بدئ

الصادقة، فكان لا يرى رؤيا، إلا جاء

وفى فرح رسول الله ﷺ، واستبش

بعده، سرورا بذلك، بيان ما كان عل

والمحبة فيهم، وفى ذلك دليل على أن

يسر به لنفسه.

وإنما قلنا، إن فى هذا الحديث دليلا

للنساء والرجال، إلى سائر ما استنبطن

---

(١) أخرجه البخارى، ٥٢/٩ كتاب التعبير

ومسلم ١٣٩/١ كتاب الإيمان باب

المصنف برقم ٩٧١٩ عن عائشة. والحا

عوانة فى المسند ١١٠/١ عن عائشة.

التمهيد

لما في الموطأ من المعاني والمسانيد

تأليف

الإمام الحافظ يوسف بن عبد الله بن محمد

ابن عبد البر القرطبي

المتوفى سنة ٤٦٣ هـ

حققه وخرج أحاديثه

محمد عبد القادر عطا

الجزء الأول

دار الكتب العلمية

DKi

Copyrighted material

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام ابن بطالؒ لکھتے ہیں:

"سب سے پہلے بحری غزوہ سیدنا معاویہؓ نے کیا،
اور اس سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے"

(شرح صحيح البخاري لابن بطال، جلد 5، صفحہ 107)

قال : أنت فيهم ، ثم قال : أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم . قلت : أنا فيهم ؟ قال : لا » .

قال المهلب : من هذا الحديث فضل لمعاوية ؛ لأنه أول من غزا / [٢/ق١٥٤-ب] الروم وابنه يزيد غزا مدينة قيصر . وعمير بن الأسود العنسي منسوب إلى قبيلة من العرب يقال لهم : بنو عنس بالكوفة ، والعيش بالبصرة، في أخرى ولا (. . .) (١) .

* * *

باب : قتال اليهود

فيه : ابن عمر قال النبي - عليه السلام - « (تقاتلوا) (٢) اليهود حتى يختبئ أحدهم وراء الحجر فيقول : يا عبد الله ، هذا يهودي ورائي فاقتله» .

وقال أبو هريرة عن النبي - عليه السلام - : « لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر ... » الح

قال المهلب : في هذا الحديث دليل
وما شاكله عند نزول عيسى ابن مريم
معه .

وفيه دليل على بقاء دين محمد ود
لقوله : « (تقاتلوا) (٢) » ولا يكونوا
دينهم لجواز علم النبي - عليه السلام -
من يخاطب بالحضرة ، لكن خاطب

---

(١) كلمة غير واضحة .
(٢) كذا في « الأصل » : وفي الصحيح المطبوع

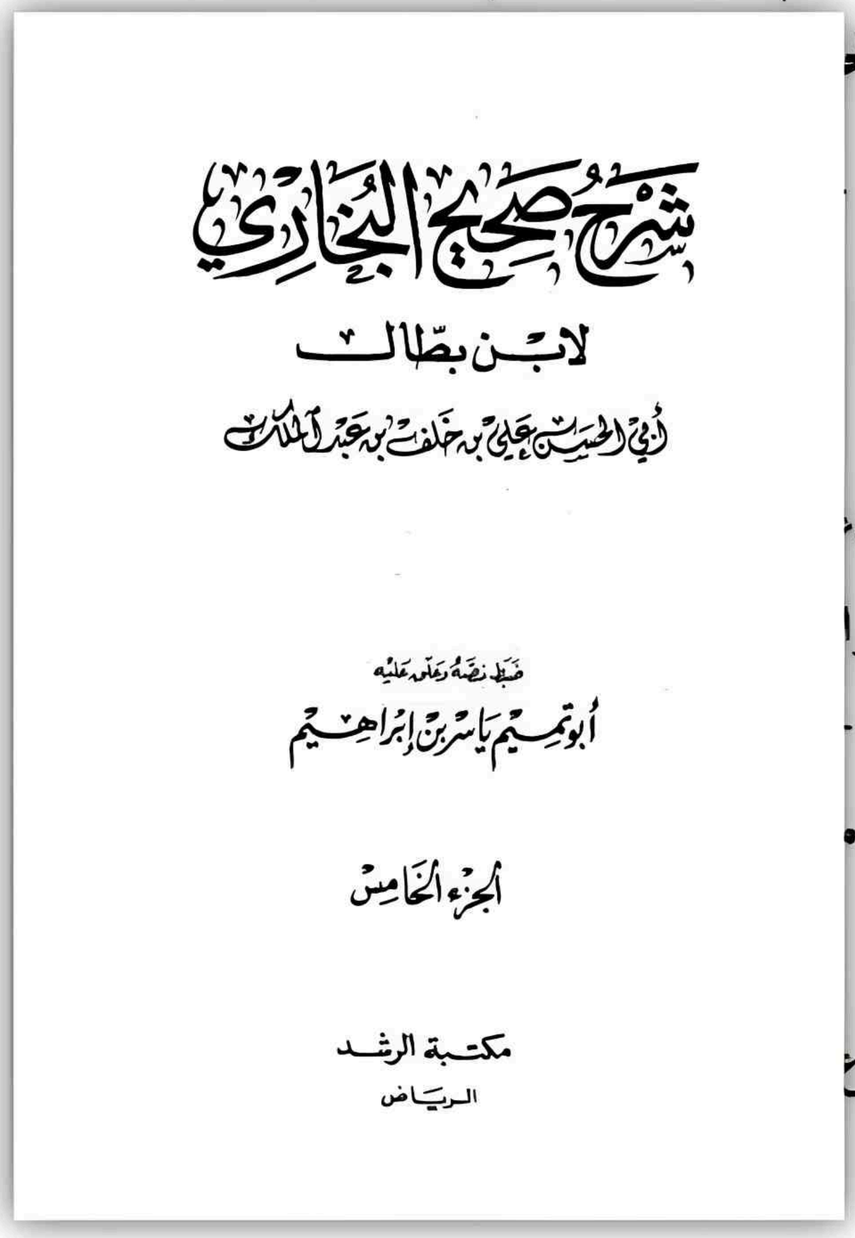
شرح صحيح البخاري
لابن بطال
أبي الحسن علي بن خلف بن عبد الملك
ضبط نصه وعلق عليه
أبو تميم ياسر بن إبراهيم
الجزء الخامس
مكتبة الرشد
الرياض

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

علامہ بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں:

امام مہلبؒ نے صاف الفاظ میں فرمایا: هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر — اس حدیث میں معاویہؓ کی منقبت ہے، کیونکہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے سمندری جہاد کیا۔

سير معاوية جيشاً كثيفاً مع سفيان بن عوف إلى القسطنطينية فأوغلوا في بلاد الروم، وكان في ذلك الجيش ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وأبو أيوب الأنصاري وتوفي أبو أيوب في مدة الحصار. قلت: الأظهر أن هؤلاء السادات من الصحابة كانوا مع سفيان هذا ولم يكونوا مع يزيد بن معاوية، لأنه لم يكن أهلاً أن يكون هؤلاء السادات في خدمته. وقال المهلب: في هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر، ومنقبة لولده يزيد، لأنه أول من غزا مدينة قيصر. انتهى.

قلت: أي منقبة كانت ليزيد وحاله مشهور؟ فإن قلت: قال، ﷺ، في حق هذا الجيش: مغفور لهم. قلت: لا يلزم، من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص، إذ لا يختلف أهل العلم أن قوله، ﷺ: مغفور لهم، مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم يدخل في ذلك العموم، فدل على أن المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فيه منهم، وقيصر لقب هرقل ملك الروم، كما أن كسرى لقب من ملك الفرس، وخاقان من ملك الترك، والنجاشي من ملك الحبشة.

٩٤ ـــ بابُ قِتالِ اليَهُودِ

أي: هذا باب في بيان إخبار النبي ﷺ من معجزاته، ﷺ، واليهود...(١)

١٣٦/ ٢٩٢٥ ـــ حدّثنا إسحاقُ بنُ مُحَ عُمَرَ رضي الله تعالى عنهُما أنَّ رسولَ الله، ﷺ الحَجَرِ فَيَقُولُ يا عَبدَ الله هذَا يَهُودِيٌ ورَائِي فَ

مطابقته للترجمة في قوله: «تقاتلون فروة أبو يعقوب الفروي، بفتح الفاء وسكون وعشرين ومائتين.

قوله: «تقاتلون»، خطاب للحاضرين، عيسى ابن مريم، عليهما السلام، فإن المسلم

وفيه: إشارة إلى بقاء شريعة نبينا م شريعة نبينا ﷺ. وفيه: معجزة للنبي ﷺ السلام، من تكلم الجماد والإخبار والأمر ب

قوله: «فيقول يا عبد الله» أي: يقول الحج شيء قدير، وقيل: يحتمل أن يكون مجازاً، لأن

١٣٧/ ٢٩٢٦ ـــ حدّثنا إسحاقُ بنُ إب

(١) هنا بياض في الأصل.

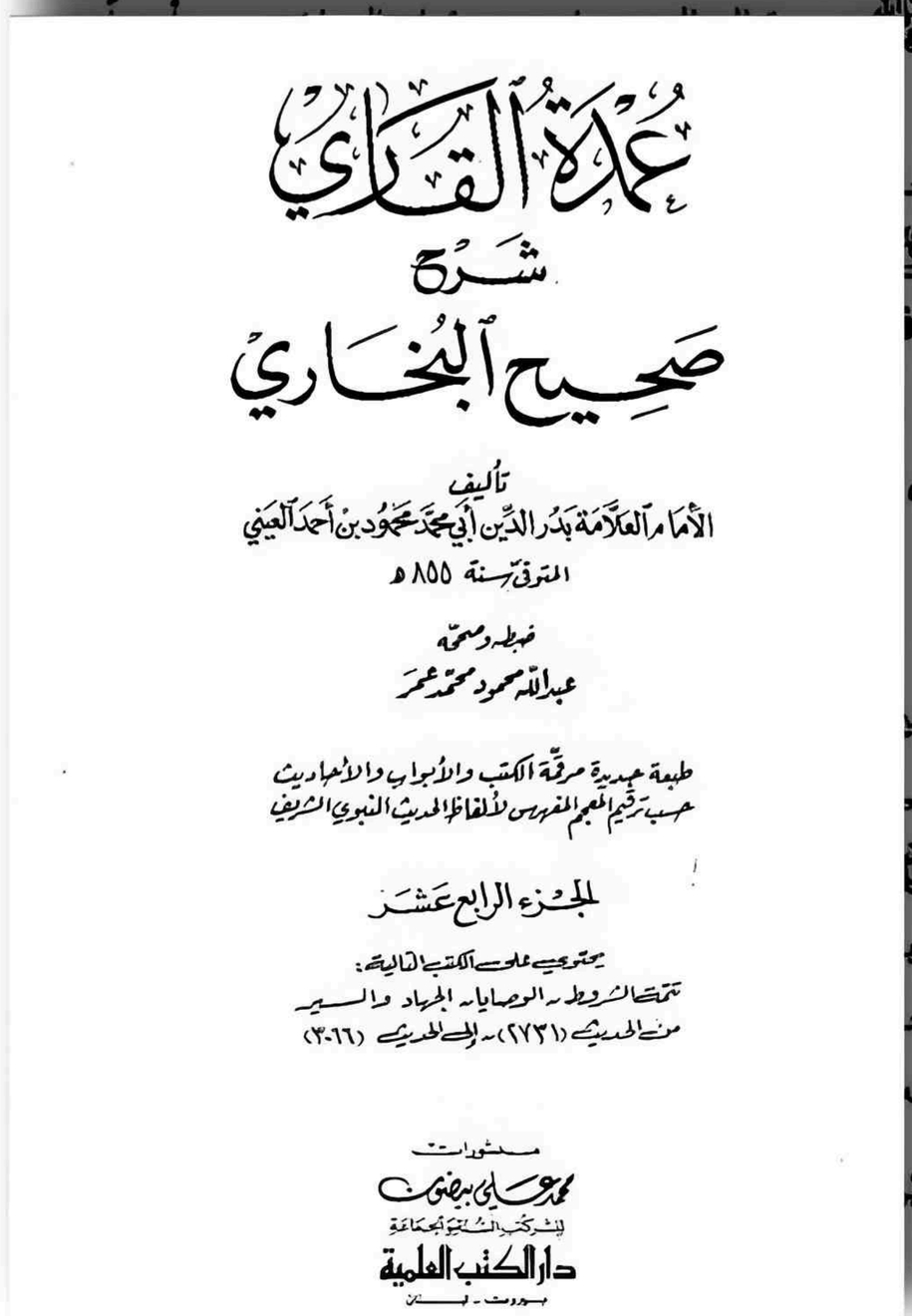

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام مناوی رحمہ اللہ پہلے بحری غزوے کے بارے میں فرماتے ہیں:

«أَي: فَعَلُوا فِعْلًا وَجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ»

"انہوں (معاویہؓ اور ان کے لشکر) نے ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

(فيض القدير، ج 3، ص 84)

٢٨١١ — أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا . وَأَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ - (خ) عن أم حرام بنت ملحان (صح)

٢٨١٢ — أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ - (طب) عن عقبة بن عامر - (ح)

رأت ولاأذن سمعت وأولها المغفرة للمصلين والحاملين لأنهم شيعوه إعظاماً إلى بابه واهتموا بشأنه متقربين بذلك إلى مولاه فجعل المغفرة لهم تحفة له لأن حامل الهدية وموصلها لابد له من جائزة وإذا كان لو أهدى لبعض ملوك الدنيا هدية لمرض فى حقه بانصراف من أحضرها إليه خائباً وقد عد ذلك ازدراءاً بالهدية فما بالك بأكرم الأكرمين (الحكيم) الترمذى (عن أنس) من حديث معبد بن مسرور العبدى عن الحكم بن سنان بن عون عن النميرى والحكم بن سنان قال الذهبى ضعفوه وزياد النميرى أورده فى الضعفاء وقال صالح الحديث ابتلى برواة ضعفاء ورواه الخطيب عن جابر والديلمى عن أبى هريرة وفيه عنده عبدالرحمن بن قيس رمى بالكذب ولأجله حكم الحاكم على الحديث بالوضع وعده ابن الجوزى من الموضوعات .

(أول جيش من أمتى يركبون البحر) للغزو (قد أوجبوا) أى فعلوا فعلا وجبت لهم به الجنة أو أوجبوا لأنفسهم المغفرة والرحمة بذلك والبحر معروف وحقيقته الماء الكثير المجتمع فى فسحة سمى به لعمقه واتساعه ويطلق على الملح والعذب والمراد هنا الملح ومعنى ركوبه الاستعلاء على ظهره كما تركب الدابة وهو مجاز إذ الركوب إنما هو على السفن حقيقة فيه فحذف ذلك اتساعاً لدلالة الحال عليه (وأول جيش من أمتى يغزون مدينة قيصر) ملك الروم يعنى القسطنطينية أو المراد مدينته التى كان بها يوم قال النبى صلى الله عليه وسلم ذلك وهى حمص وكانت دار مملكته إذ ذاك (مغفور لهم) لايلزم منه كون يزيد بن معاوية مغفوراً له لكونه منهم إذ الغفران مشروط بكون الإنسان من أهل المغفرة ويزيد ليس كذلك لخروجه بدليل خاص ويلزم من الجزم على العموم أن من ارتد من غزاة البحر له وقد أطلق جمع محققون حل لعن يزيد به حتى قال التفتازانى البيت مما تواتر معناه وإن كان تفاصيله آحاداً فنحن لانتوقف وأعوانه قال الزين العراقى وقوله بل فى إيمانه أى بل لايتوقف قال البسطامى فى كتاب الجفر القسطنطينية مدينة بناها قسطنطين مدينة مثلثة الشكل منها جانبان فى البحر وجانب فى البر ولها ذراعاً وفيه مائة باب وبابها الكبير يسمى باب الذهب وهو باب واحدة وليس لها باب وفيها منارة قريبة من مارستانها قد ألبست على قرس وقوائمه محكمة بالرصاص ماعدا يده اليمين فإنها مطلقة موقوفة فى الجو وقد فتح كفه يشير نحو بلاد الشام ويده اليسرى كفى مثل هذه الكسرة وخرجت منها كما ترى (خ عن أم حرام ابن حرام الأنصارية النجارية خالة أنس وزوجة عبادة بن وكانا أهل الشام يستسقون بها .

(أول خصمين يوم القيامة جاران) لم يحسن أحدهما جوار على كف الأذى عن الجار وإن جار وأنه تعالى يهتم بشأنه ويذ فمن شعائر الإيمان الكف عن أذى الجيران وعدم منازعتهم و

فيض القدير
شرح
الجامع الصغير من أحاديث البشير النذير
للعلامة
محمد عبد الرؤوف المناوي
ضبطه وصححه
أحمد عبد السلام
الجزء الثالث
تتمة حرف الهمزة - حرف الراء

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فيه منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر»

"اس حدیث میں سیدنا معاویہؓ کی منقبت ہے، کیونکہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے سمندر میں جہاد کیا۔"

(شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك، ج 3، ص 52)

فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

زوجها عبادة **(في زمان)** غزو **(معاوية بن أبي سفيان)** صخر بن حرب في خلافة عثمان سنة ثمان وعشرين وكان معاوية أميرالجيش من جهة عثمان على غزاة قبرس وهي أوّل غزوة كانت إلى الروم، هذا قول أكثر العلماء وأهل السير. وقال البخاري ومسلم: في خلافة معاوية. قال الباجي وعياض: وهو الأظهر. **(فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت)** أي ماتت لما رجعوا من الغزو بغير مباشرة قتال. ففي رواية للبخاري: فخرجت مع زوجها عبادة غازياً أوّل ما ركب المسلمون البحر مع معاوية فلما انصرفوا من غزوهم قافلين نزلوا الشام فقرّبت إليها دابة لتركبها فصرعتها فماتت. وله أيضاً: فلما رجعت قرّبت لها دابة لتركبها فوقعت فاندقت عنقها. ولمسلم مرفوعاً: «من مات في سبيل الله فهو شهيد» وروى ابن وهب مرفوعاً: «من صرع عن دابته في سبيل الله فمات فهو شهيد» أخرجه الطبراني بإسناد حسن ففي حديث أم حرام أن حكم الراجع من الغزو حكم الذاهب إليه في الثواب. وفي الصحيح عن أم حرام أيضاً مرفوعاً: «أول جيش من أمتي يغزون البحر قد أوجبوا، قلت: أنا منهم؟ قال: أنت منهم، ثم قال: أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم، فقلت: أنا منهم؟ قال لا» قال المهلب: فيه منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر، ولابنه يزيد لأنه أوّل من غزا مدينة قيصر وهي القسطنطينية. وتعقبه ابن المنير وابن التين بما حاصله: أنه لا يلزم من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص، إذ لا خلاف أن قوله مغفور لهم مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد بعد ذلك لم يدخل في العموم [illegible] جد شرط المغفرة فيه منهم، واحتمال أن يزيد لم يحضر [illegible] تال فيمكن لأنه كان أميراً على ذلك الجيش اتفاقاً من قبل [illegible] باب مدينة قيصر سنة اثنين وخمسين، وفيه جواز ركوب [illegible] طاب منع منه فلما مات استأذن معاوية عثمان فأذن له في [illegible] د العزيز فمنع من ركوبه ثم ركب بعده إلى الآن. قال ابن [illegible] جارة وطلب الدنيا أما في الجهاد والحج فلا، وقد أباحت [illegible] لى. قال: وأكثر العلماء يجيزون ركوبه في طلب الحلال [illegible] ركوبه عند ارتجاجه، وكره مالك ركوب النساء البحر لما [illegible] ل وعكسه إذ يعسر الاحتراز من ذلك، وخصه أصحابه [illegible] ا الاستتار بأماكن تخصهنّ فلا حرج وفيه مشروعية القائلة [illegible] من أعلام النبوّة وهو الإخبار بما سيقع فوقع كما قال ﷺ [illegible] فضل لحديث: «من لم يدرك الغزو معي فليغز في البحر [illegible] البر» الحديث وهو ضعيف، وشهيد البر أفضل لقوله ﷺ: [illegible] ه» وفيه غير ذلك. وأخرجه البخاري هنا عن عبد الله بن [illegible] م عن يحيى الثلاثة عن مالك به.

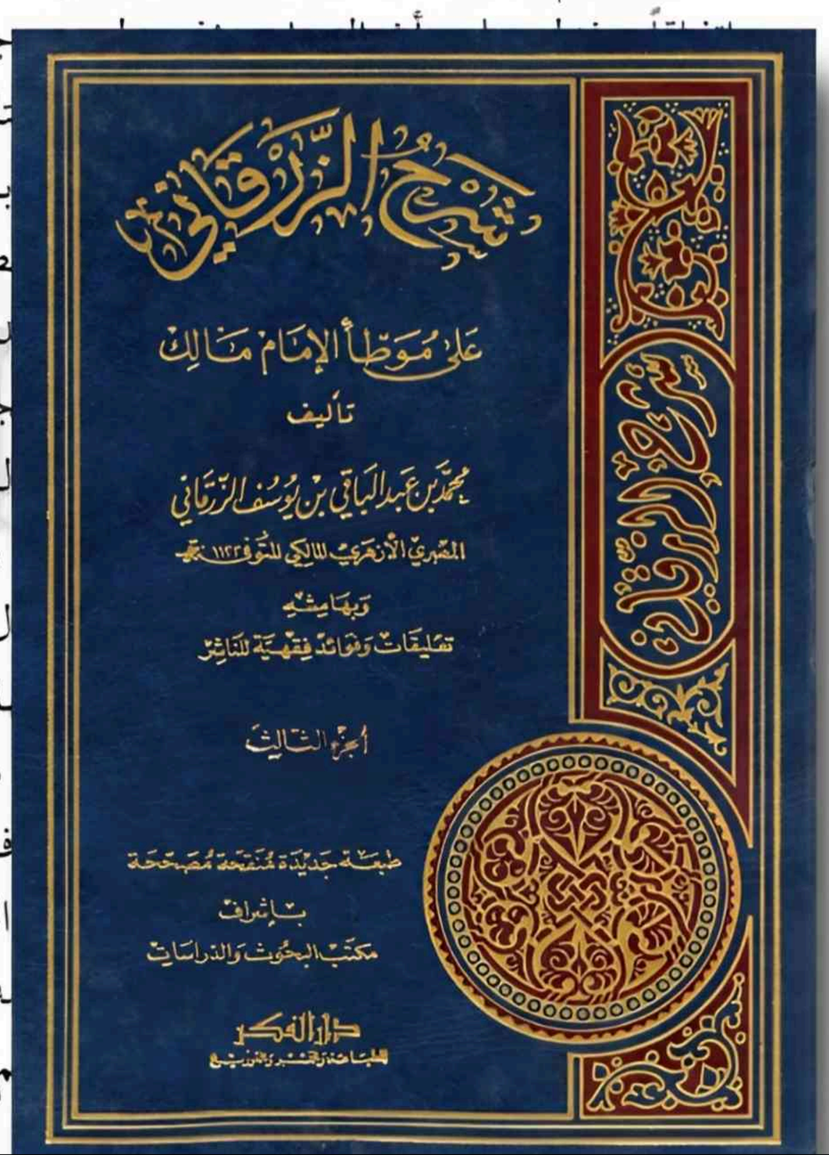

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ صحیح بخاری حدیث 2924

کی شرح میں فرماتے ہیں:

«أَيْ فَعَلُوا فِعْلاً وَجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ»

انہوں نے ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

وجَوَّزَ بعضُهم أنَّ المرادَ بمدينة قَيصَر المدينة التي كان بها يومَ قال النبي ﷺ تلك المقالةَ، وهي حِمصُ، وكانت دارَ مملكته إذ ذاكَ، وهذا يَندَفِعُ بأنَّ في الحديث أن الذين يَغزُونَ البحرَ قبلَ ذلك، وأنَّ أمّ حَرَام فيهم، وحِمصُ كانت قد فُتِحَت قبلَ الغزوة التي كانت فيها أمُّ حَرَام، والله أعلم.

قلت: وكانت غزوةُ يزيدَ المذكورة في سنة اثنتَين وخمسينَ من الهجرة، وفي تلك الغَزاةِ مات أبو أيوبَ الأنصاري، فأوصى أن يُدفَنَ عند باب القُسطَنطينيَّة، وأن يُعفَّى قبرُه، ففُعِلَ به ذلك، فيقال: إنَّ الرُّومَ صاروا بعدَ ذلك يستسقون به.

وفي الحديث أيضاً التَّرغيب في سُكْنى الشّام.

وقوله: «قد أَوجَبُوا» أي: فعلوا فعلاً وَجَبَت لهم به الجنَّة.

٩٤- باب قتال اليهود

٢٩٢٥- حدَّثنا إسحاقُ بنُ محمَّدٍ الفرْويُّ، حدَّ

رضي الله عنهما، أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «تقاتلونَ ا

فيقولُ: يا عبدَ الله، هذا يهوديٌّ ورائي فاقتُلْه».

[طرفه في: ٢٩٣٥]

٢٩٢٦- حدَّثنا إسحاقُ بنُ إبراهيمَ، أخبرنا جَرِ

عن أبي هريرةَ ﷺ، عن رسولِ الله ﷺ قال: «لا تقو

الحجرُ وراءَه اليهوديُّ: يا مسلمُ، هذا يهوديٌّ ورائي ف

قوله: «باب قتال اليهود» ذكر فيه حديثَي ابن ع

يقعُ في مُستَقبَل الزَّمان.

قوله: «الفَرْوي» بفتح الفاءِ والرّاء[1]، منسوب

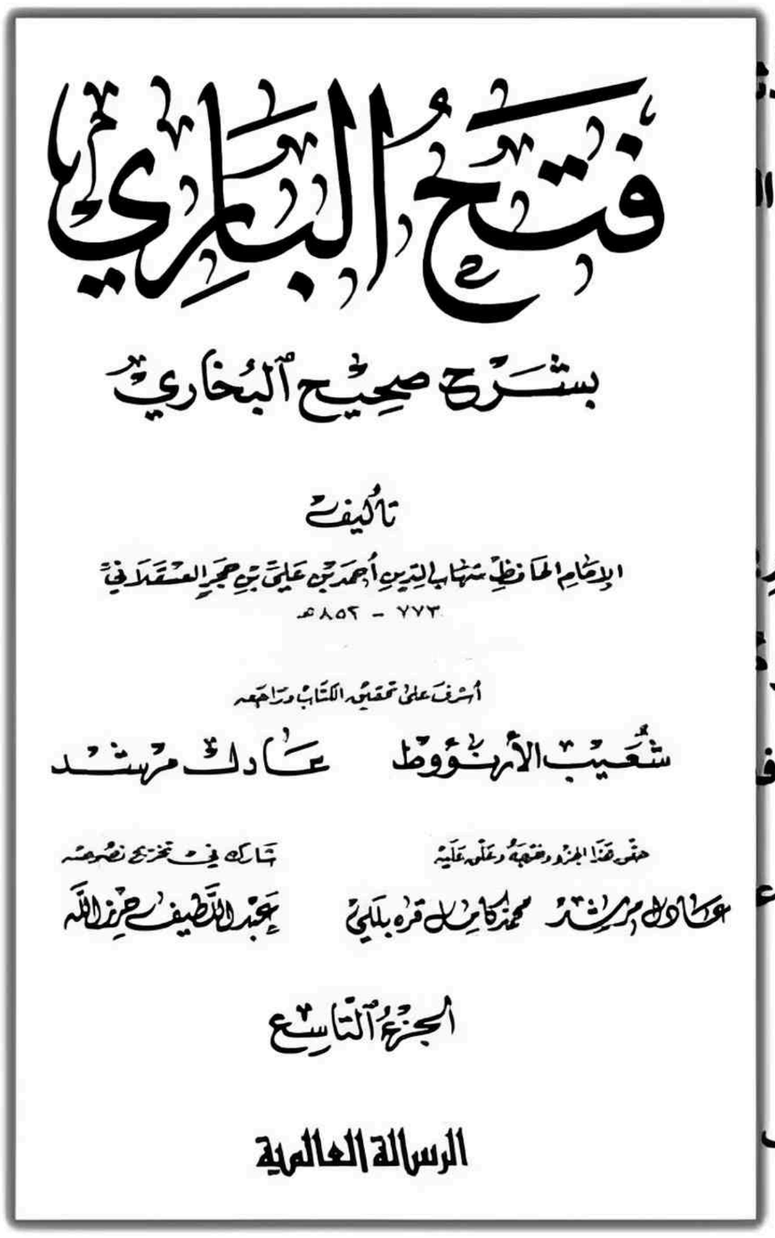

(١) كذا وقع هنا، وظاهر العطف غير مرادٍ، والصواب ما قاله الحافظ نفسه في «تبصير المنتبه» ٣/ ١١٠٦: الفَرْوي بالفتح وسكون الراء، إسحاق بن محمد من شيوخ البخاري.